خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 17 اپریل 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت و ترجمہ بیان فرمایا:

(اور) تو (انہیں) کہہ کہ اگر اللہ کی (یہی) مشیت ہوتی کہ اس کی جگہ کوئی اور تعلیم دی جائے) تو میں اسے! تمہارے سامنے پڑھ کر نہ سناتا اور نہ وہ (ہی) تمہیں اس (تعلیم) سے آگاہ کرتا۔ چنانچہ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا (2) کہوں کیا پھر (بھی) تم منقل سے کام نہیں لیتے ۔ پھر (تم ہی بتاؤ کہ) جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا (غرض) یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ (سورۃ یونس: ۱۷ تا ۱۸)

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج آپ کے خلق صداقت سچائی راستبازی کے بارے میں ذکر ہو گا۔ اسی سچائی کے معیار کا قرآن کریم نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے، دشمن بھی آپ ﷺ کی صداقت کے قائل تھے، پھر آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو بھی سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی کونسی چیز تھی جو مخالفین پر اثر کرتی تھی۔ وہ قرآن کریم سے ابتداءً متاثر نہیں ہوئے بلکہ وہ محمد ﷺ کی پہلی زندگی تھی۔ آپ ان میں رہے تھے، آپ کی دیانت، آپ کی راستبازی اور ہمدردی خلائق اور ایثار تھا جو ان پر اثر کرتا تھا۔ انسان کا اسوہ اس کا عمل ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو متاثر کر سکے، جب یہ ہو گا تو تبلیغ کے راستے بھی کھل جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ **اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ**۔

یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔ سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنے ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت، شجاعت، عدل، رحم احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔

آپ ﷺ نے ایمان لانے والوں کو بھی سچائی پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی، ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر سچ فرض ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور کوئی شخص مسلسل سچ بولتا ہے اور سچ کی جستجو میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری آگ کی طرف لیجاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے کی جستجو کرتا ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا بے شک جھوٹ کسی حال میں درست نہیں نہ سنجیدگی میں اور نہ مذاق میں۔ اور نہ یہ کہ کوئی اپنے بچے سے کوئی وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ بے شک اس بات کو سمجھنا سعادت ہے جس نے اوّل زمانہ میں نہیں پایا اس کی کوئی قابلیت اور خوبی نہیں۔ لیکن جب خدا نے کھول دیا اس وقت تو پتھر اور درخت بھی بولتے ہیں۔ زیادہ قابل قدر وہ شخص ہے جو اول قبول کرتا ہے جیسے حضرت ابو بکر نے قبول کیا۔۔۔ اب غور سے دیکھو کہ حضرت ابو بکر نے اس وقت (آپ کے دعوی کے وقت) کوئی نشان یا معجزہ نہیں مانگا بلکہ سنتے ہی ایمان لے آئے اور دعوی خود آنحضرت کے منہ سے بھی نہیں سنا بلکہ ایک اور شخص کی زبانی سنا ہے اور فوراً تسلیم کر لیا۔ یہ کیسا زبر دست ایمان ہے۔ روایت بھی آنحضرت کے نام سے سن کر اس میں جھوٹ کا احتمال نہیں سمجھا۔

امیہ ابن خلف آپ ﷺ کا ایک شدید معاند تھا مگر ایک موقعہ پر اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نکل گئے کہ خدا کی قسم جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات کرتا ہے تو سچی ہی کرتا ہے جھوٹ نہیں بولتا۔ کہتے ہیں " جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے " محمد کا یہ کتنا بڑا جادو ہے کہ آپ کے اپنے دشمنوں سے بھی اپنی صداقت اور راستبازی تسلیم کروالی۔

پس جہاں آپ نے سچائی اور صاف گوئی کے معیار قائم فرمائے وہاں اپنے ماننے والوں کو بھی سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین فرمائی، پس آج ہر احمدی کا کام ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہمارے سچائی کے معیار کیا ہیں اور جو کمزوریاں ہیں انہیں ہمیں دور کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے ایک نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا جو کہ شاہدہ احمد صاحبہ اہلیہ مرزا نسیم احمد صاحب کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں، لوگوں سے اچھا حسن سلوک تھا، مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔ غریبوں کا خیال رکھتی تھیں لوگوں کے جذبات کا خیال رکھتی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞